سوال

(121) خطیب کا حاضرین کو سلام کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر خطبا حضرات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ خطبہ شروع کرنے سے قبل حاضرین کو السلام علیکم کہتے ہیں، کیا اس عمل کی کوئی دلیل ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطیب کا جمعہ سے قبل حاضرین کو سلام کہنا مستحب عمل ہے۔ چنانچہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''جب امام منبر پر چڑھے تو بیٹھنے سے قبل لوگوں کو سلام کہے۔'' پھر انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل نقل کیا ہے: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کو سلام کہتے۔[1]

پھر انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت بھی بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر کے قریب آتے تو آس پاس بیٹھنے والوں کو سلام کہتے اور جب منبر پر چڑھتے تو حاضرین کی طرف منہ کر کے لوگوں کو سلام کہتے۔[2]حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی مذکورہ روایت کو امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی سنن میں نقل کیا ہے۔[3]

یہ روایات سند کے اعتبار سے کچھ کمزور ہیں، لیکن دیگر شواہد ومتابعات کی بنا پر کم از کم اصل عمل کی مشروعیت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے کچھ معاصرین نے شرح السنۃ کی تحقیق کرتے ہوئے حاشیہ میں دیگر شواہد کا ذکر کیا ہے جو مصنف عبد الرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں موجود ہیں۔ نیز انھوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ دونوں حضرات اس پر عمل کرتے تھے۔[4]

نیز امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا یہی عمل نقل کیا ہے۔[5]علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم نے مذکورہ روایت کو حسن قرار دیا ہے۔[6]

ہمارے رجحان کے مطابق ان تمام مرویات وآثار کو جمع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خطیب کا جمعہ سے قبل سلام کہنا مستحب و مندوب ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] بیہقی: ص۲۰۴، ج۳۔

[2] بیہقی: ص۲۰۴، ج۳۔

[3] ابن ماجہ، اقامۃ الصلوۃ: ۱۱۰۹۔

[4] بیہقی: ص۴۲۵، ج۴۔

[5] بیہقی ص۲۰۵ ج۳۔

[6] الاجوبۃ النافعۃ، ص۵۸۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:143

محدث فتویٰ